أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (الذاريات:57)

ترجمہ: اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

آج رات میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں آیا اور پوچھا کہ اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر محو گفتگو ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، اور میں نے جان لیا کہ آسمان وزمین میں کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر محو گفتگو ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، وہ کَفَّارَات کے بارے میں بحث مباحثہ کررہے ہیں۔ اور کفارات یہ ہیں کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرا جائے، نماز باجماعت کے لئے پیدل چل کر جایا جائے، اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کیا جائے، سو جس نے بھی یہ عمل کئے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا، نیز وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ (سنن ترمذی، تفسیر القرآن، من سورۃ ص)

حضرت مِسْوَرْبن مَخْرَمَہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس رات حضرت عمر بن خطابؓ کو چھرا گھونپا گیا: اسکی اگلی صبح میں آپ کو نماز فجر کے لئے اٹھانے گیا؛ تو آپؓ نے فرمایا: بالکل نماز پڑھنی ہے! کیونکہ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپؓ نے نماز شروع کی۔ اور (نماز پڑھتے ہوئے) آپؓ کے زخم سے خون رِس رہا تھا۔ (موطا مالک، کتاب الطھارۃ، باب العلم فیمن غلبہ الدم من جرح أو رعاف)

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِیْح مَوْعُوْد (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے...وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش

اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ تو مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہی ہے۔ (10/414)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

میں نے جماعت کو پہلے بھی کئی بار کہا ہے اور اب پھر کہنا چاہتا ہوں خصوصاً نوجوانوں کو میں کہتا ہوں کہ اگر تم احمدیت، (دین) اور مذہب سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو وہ فائدہ تم اُس وقت تک نہیں اٹھا سکتے جب تک کہ تمہیں خدا تعالیٰ نہ ملے... مذہب اُس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک کہ تعلق باللہ پیدا نہ ہو۔ مذہب خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا نام ہے۔ آپ لوگ نمازیں پڑھیں، ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالیں... تم اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو، تم اگر بامراد ہونا چاہتے ہو، تم اگر خوشی کی موت مرنا چاہتے ہو تو تم اپنی زندگی کو مفید بناؤ۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر عبادت یہی ہے کہ تم یہ محسوس کرو کہ تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ رہے تو تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھتا ہے۔ تم بھی اپنے اندر یہی رنگ پیدا کرو تا جب موت آئے تو اگر تم خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتے تو تمہیں یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کے بغیر حقیقی راحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ باقی چیزیں سب ڈھکوسلے ہیں ان میں کوئی حقیقت نہیں۔ اگر کسی مذہب پر عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نہیں ملتا تو وہ مذہب محض نام کا مذہب ہے اُس کے اندر کوئی حقیقت نہیں۔ (خ۔م 33/286.287.288)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

عبادت کا حق اسی وقت ادا ہو گا جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے گی۔ یَعْبُدُوْن کا لفظ عَبْد سے نکلا ہے اور اس کا مطلب ہے عبادت کا حق ادا کرنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے۔ پس عبد ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور اس کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس

بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبودیت اور ربوبیت میں ایک گہرا تعلق رکھا ہے اور اس تعلق اور رشتہ کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نماز بنائی ہے۔ پس اس رشتہ کو قائم رکھنے کی ضرورت ہے اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر نماز کے حق ادا نہیں کر رہے تو عبد ہونے کا بھی حق ادا نہیں کر رہے۔ اگر نماز کی اس کے تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنے کی فکر نہیں ہے اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے تو پھر اللہ تعالیٰ کو رب کہنے کا دعویٰ بھی صرف منہ کی باتیں ہیں۔ پس ہمیں بہت فکر سے اپنی نمازوں کی فکر ہونی چاہئے تا کہ ہم عبد ہونے کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بھی صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ (اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع اجتماع انصار اللہ یوکے 2018ء)

فرمایا: خدام الاحمدیہ کا... اس سال ... کے اجتماع کا theme صلوٰۃ تھا۔ بلکہ سارا سال ہی انہوں نے اس بات کے حصول کو اپنا ٹارگٹ مقرر کیا اور کوشش کی کہ خدام میں نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اپنی جو... میں نے اختتامی تقریر کی تھی اس میں ان کو اسی طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ ایک سال کا ٹارگٹ نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کا مقصدِ حیات ہی یہ ہے۔ اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے میں آج انصار اللہ کو بھی اسی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہ زندگی کا ایک ایسا مقصد ہے جسے حاصل کئے بغیر کوئی (دینی بھائی)، (دینی بھائی) ہونے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن جس طرح اور جس توجہ کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہئے اس کی جماعت کے ہر طبقے اور عمر کے لوگوں میں بھی کمی ہے بد قسمتی سے اور انصار اللہ کی عمر کے لوگوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس اہم فریضے اور مقصدِ حیات کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور جو توجہ ہونی چاہئے تھی وہ توجہ نہیں ہے۔ انصار اللہ کی عمر میں آکر تو خاص طور پر اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جوانی میں اگر احساس نہ بھی پیدا ہو گو کہ جوانی میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا احساس ایک احمدی میں پیدا ہونا چاہئے اور مومن کی یہ شان ہے اور یہ احساس پیدا نہیں ہوتا تو مومن کی شان کے خلاف ہے اور اسے ایمان سے باہر نکالتا ہے لیکن بڑی عمر میں چالیس سال کی عمر کے بعد تو یہ احساس بہت بڑھ جانا چاہئے کہ ہر آنے والا دن ہماری عمر میں اضافہ نہیں کر رہا بلکہ ہماری عمر کو کم کر رہا ہے۔ جو وقت اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے استعمال کریں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے صَرف کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد بتایا ہے۔ میرے خیال میں گذشتہ اجتماع میں انصار اللہ میں جس میں، میں شامل ہوا تھا اس میں بھی میں نے انصار اللہ کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن شاید

چند دن یا کچھ تھوڑے عرصہ کے لیے کچھ حد تک اس پر توجہ دی گئی ہو لیکن بعد میں میرے خیال میں دنیاوی مصروفیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ مقصدِ حیات پر حاوی ہو گئیں۔ اس طرح اکثر خطبات میں بھی میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن چند دنوں میں ہی اس بات کو بھول جاتے ہیں اور (بیوت) کی آبادیوں میں فرق پڑنا شروع ہو جاتا ہے، وہ رونق (بیت) کی نہیں رہتی جس کی ایک احمدی (بیت) سے توقع کی جاتی ہے۔

(اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع اجتماع انصار اللہ یو کے 2018ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھتے ہوئے باقاعدگی سے باجماعت نماز بیت الذکر میں آکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج سے حضور انور اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز کا خطبہ جمعہ شام 06:00 بجے ایم ٹی اے سے براہِ راست نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ o عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَإِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَo اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُo